

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

استفتاء: آن لائِن گیم کے کوئی فروخت کرنا

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته !!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل سو شل میڈیا یا اس کے علاوہ آن لائِن گیم کھیلی جاتی ہیں اور اس گیم کی چیزیں کو نہزاد غیرہ فروخت ہوتی ہیں، اور اس گیم کا اکاؤنٹ (مثلا Gmail) بھی فروخت ہوتا ہے، آیا اس کا پاکستانی کرنی یا اس کے علاوہ کرنی پر بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

مثلا ایک گیم جس کا نام ball pool 8 ہے، یہ آن لائِن اسنپ کا گیم ہے، اس میں گیم کے پیسے بینی کوئی کوئی ہوتے ہیں، جو صرف گیم کی حد تک ہی ہوتے ہیں، اس میں جانبین سے آن لائِن اسنپ کا میچ کھیلا جاتا ہے، جانبین اس میں کوئی مثلا ۱۰۰، ۱۰۰ کوئن لگاتے ہیں، توجہ کوئی میچ جیت جاتا ہے تو اس کو ۲۰۰ کوئن مل جاتے ہیں اور جو ہارتا ہے اس کو کچھ بھی نہیں ملتا بلکہ اس نے جو ۱۰۰ کوئن لگائے تھے وہ بھی چلے گئے۔

اب اگر کوئی شخص اس گیم کو اپنے اکاؤنٹ (مثلا Gmail یا کوئی بھی اکاؤنٹ ہو) سے کنیکٹ (Connect) کرتا ہے، اور پھر اس سے گیم کھیل کر کوئن حاصل کرتا ہے، اور پھر اس اکاؤنٹ کو اصل رقم مثلا پاکستانی کرنی یا امریکی ڈالر پر بیچتا ہے، اور اس میں ایک دوسرے کو اصل رقم ایزی پیسے وغیرہ کے ذریعے بھیجی جاتی ہے، خریدنے والا رقم بھجواتا ہے اور دوسرا شخص خریدنے والے کو اپنے اکاؤنٹ کا ای میل اور پاسورد دے دیتا ہے۔ تو آیا اس طرح کوئن اور اکاؤنٹ کا فروخت کرنا کیسا ہے؟ شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔ جزاكم اللہ خیرا۔

مستفی: عثمان غازیانی

گلشنِ اقبال کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"الجواب حامد أو مصليا"

واضح رہے کہ خرید و فروخت کے جائز ہونے کی بنیادی شرطوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میچ (جس چیز کو بیچا جا رہا ہے) اور شن (جس کے ذریعے کسی چیز کو خریدا جا رہا ہے) خارج میں مادی شکل میں موجود ہوں، اور وہ مال متفقہ ہو، محض فرضی چیز نہ ہو، لہذا جس چیز کا خارج میں وجود نہ ہو اور نہ ہی اس کے پیچھے کوئی جامد اثاثہ ہوں تو شرعاً ایسی چیزوں کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے۔

صورت مسئولہ میں آن لائِن گیم کے کوئی صرف ایک فرضی چیز ہے، خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں، اس لیے اس میں میج بننے کی صلاحیت نہیں، نیز آن لائِن گیم کے کوئی کو معتدلبہ تعداد تک پہنچا کر فروخت کرنے کے لیے کافی عرصہ لگتا ہے، اس میں وقت اور مال دونوں کا ضیاع ہے، اور اگر گیم میں جاندار کی تصاویر ہوں تو یہ اس پر مزید ایک اور قباحت ہے، اس لیے آن لائِن گیم

(حباری ہے)۔

جعفر مرضیع
۱۴۲۹
۱۲



جعفر مرضیع
۱۴۲۹
۱۲

کے کوئی کو کسی بھی طرح فروخت کرنا خواہ صرف کوئی فروخت کئے جائیں یا ان کوئی کو اکاؤنٹ (جس میں کوئی ہوں) سمیت فروخت کیا جائے، بہر صورت ناجائز ہے۔

نیز یہ کہ کسی بھی کسی قسم کا کھیل جائز ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، ورنہ وہ کھیل اپنے لعب میں داخل ہونے کے وجہ سے شرعاً ناجائز اور حرام ہو گا:

۱۔ وہ کھیل بذاتِ خود جائز ہو، اس میں کوئی ناجائز بات نہ ہو۔

۲۔ اس کھیل میں کوئی دینی یا دینوی منفعت ہو مثلاً جسمانی ورزش وغیرہ، محض اپنے لعب یا وقت گزاری کے لیے نہ کھیلا جائے۔

۳۔ کھیل میں غیر شرعی امور کا ارتکاب نہ کیا جاتا ہو۔

حاصل یہ ہے کہ اگر آن لائن گیم میں مذکورہ خرابیاں پائی جائیں یعنی اس میں مشغول ہو کر شرعی فرائض میں واجبات میں کوتاہی اور غفلت برقراری جاتی ہو، یا اس میں غیر شرعی امور کا ارتکاب کیا جاتا ہو، مثلاً جاندار کی تصاویر، موسيقی اور جو اور غیرہ ہوں یا اسے محض اپنے لعب کے لیے کھیلا جاتا ہو تو خود اس طرح کی گیم کا کھیلنا جائز نہیں ہو گا۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

إذ من شرط المعقود عليه: أن يكون موجوداً مالاً متقوماً مملوكاً في نفسه، وأن يكون
ملك البائع فيما يبيعه لنفسه، وأن يكون مقدور التسليم منح
(٥/٥٨، كتاب البيوع، باب بيع الفاسد، ط: سعید)

بدائع الصنائع میں ہے:

وأما الذي يرجع إلى المعقود عليه فأنواع (منها) : أن يكون موجوداً فلا يعقد بيع
المعدوم، --- (ومنها) أن يكون مالاً لأن البيع مبادلة المال بالمال -- الخ
(٥/١٣٨، ١٣٢٠، كتاب البيوع، فصل شرائط ركن البيع، ط: سعید)

فتاویٰ شامی میں ہے:

وفي الأشباه لا يجوز الاعتراض عن الحقوق المجردة كحق الشفعة وعلى هذا لا يجوز
الاعتراض عن الوظائف بالأوقاف،
(قوله: لا يجوز الاعتراض عن الحقوق المجردة عن الملك) قال: في البدائع: الحقوق
المفردة لا تحتمل التملك ولا يجوز الصلح عنها.
(٢/٥١٨، كتاب البيوع، ط: سعید)



(حباری ہے)۔

روح المعاني میں ہے:

ولهوا الحديث على ما روي عن الحسن كل ما شغلك عن عبادة الله تعالى وذكره من السمر والأضاحي والخرافات والغناه ونحوها،
 (تفسير آلوسي ٢٦/١١)، سورة لقمان، ط: دار الكتب العلمية

تکملہ فتح الملم میں ہے:

فالضابط في هذا - - - - - ان اللهو المجرد الذي لا طائل تحته ، وليس له غرض صحيح مفید في المعاش ولا المعاد حرام اور مکروه تحریما، - - - - - وما كان فيه غرض ومصلحة دینية او دنیویة فان ورد النهي عنه من الكتاب او السنة - - - - - كان حراما او مکروها تحریما، - - - - واما مالم يرد فيه النهي عن الشارع وفيه فائدة ومصلحة للناس فهو بالنظر الفقهي على نوعين ، الاول ما شهدت التجربة بان ضرره اعظم من نفعه ومفاسده اغلب على منافعه ، وانه من اشتغل به الاهاء عن ذكر الله وحده وعن الصلة والمساجد التحق ذلك بالنهي عنه لاشتراك العلة فكان حراما او مکروها، والثانی مالیس كذلك فهو ايضا ان اشتغل به بنية التلهي والتلاعيب فهو مکروه ، وان اشتغل به لتحصیل تلك المنفعة وبنية استجواب المصلحة فهو مباح بل قد يرجى الى درجة الاستحباب او اعظم منه - - - - - وعلى هذا الاصل فالألعاب التي يقصد بها رياضة الابدان او الذهان جائزه في نفسها ما لم يشتمل على معصية اخري، وما لم يود الانغماس فيها الى الاخلاق بواجب الانسان في دینه و دنیاه

(تکملہ فتح الملم، قبل کتاب الرؤیا، ٣٣٥/٣ ط: دار العلوم کراچی)

— فقط والله اعلم —

كتبه:

جامعة العلوم الإسلامية
علوم بوری تاؤن (رانسٹن) پاکستان
التحقیص فی الفقہ الاسلامی
جامعة العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری تاؤن کراچی
۲۲ / ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ - ۱۰ / جنوری ۲۰۱۸ء

